نمبر ۸۸ | مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۲ جنوری بوقت ۲ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؑ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ کھانسی میں بھی کمی ہے۔ ۲۰۔ اور ۲۱ جنوری کی درمیانی شب کھانسی میں بہت افاقہ رہا۔ لیکن آج رات پھر کسی قدر زیادتی ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر سال رمضان المبارک میں درس القرآن کے اختتام پر مسجد اقصےٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تمام مرکزی جماعت کی معیت میں جو دعا فرمایا کرتے ہیں۔ وہ امسال ۲۵ جنوری ½ ۵ بجے شام کی جائے گی۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس وقت اپنے اپنے مقام پر دعا میں شریک ہوں۔ اور سلسلہ۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں؛

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی قادیان میں تشریف آوری

تیسری گول میز کانفرنس میں مسلمانانِ ہند کے سیاسی حقوق کے متعلق نیابت کے فرائض نہایت کامیابی سے ادا کرنے کے بعد ۱۹۔ جنوری کو جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا ساحل بمبئی پر اُترے۔ وہاں سے روانہ ہو کر ایک دن دہلی میں قیام فرمایا۔ اور ۲۲۔ جنوری ۱۹۳۳ء کو ۱۲ بجے کی گاڑی سے سیدھے قادیان تشریف لائے۔ سٹیشن پر استقبال کے لئے سکولوں کے طلباء اور دیگر احمدی احباب بتعداد کثیر موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذاتِ خود اپنے خادم کی عزت افزائی کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور جناب چوہدری صاحب کے گاڑی سے اُترنے پر حضور نے ان سے معانقہ کیا۔ گاڑی کی آمد پر مجمع نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور جناب چوہدری صاحب موصوف نے اکثر احباب سے مصافحہ کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معیت میں موٹر پر سوار ہو گئے۔ اور احمدیہ چوک میں موٹر سے اتر کر مسجد مبارک میں نفل پڑھے۔ پھر مقبرہ بہشتی میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاں کھانا کھایا۔ اور تین بجے کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئے۔

جناب چوہدری صاحب حسب معمول نہایت سادہ لباس ترکی ٹوپی اور سلوار پہنے ہوئے تھے۔ آپ کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک فیصلہ

اڑیسہ کی احمدی جماعتوں اور احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اڑیسہ کی ایک جماعت نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ آل اڑیسہ احمدیہ ایسوسی ایشن سے علیحدہ ہوکر کام کرے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ جماعت علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ اُسے آل اڑیسہ احمدیہ ایسوسی ایشن سے مل کر کام کرنا چاہیئے۔ خاکسار محمد عبد الستار پریذیڈنٹ آل اڑیسہ احمدیہ ایسوسی ایشن کٹک۔

تقرر امیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سید لال شاہ صاحب مقیم آنبہ کو جماعت احمدیہ آنبہ وکرم پورہ کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء تک امیر منظور فرمایا ہے۔ ہر دو جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان۔

جاوا میں مباحثے

مولوی رحمت علی صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ رمضان کے بعد جاوا میں دو مباحثے قرار پائے ہیں۔ احباب ان میں حق کی فتح کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی اپنے فضل سے تائید فرمائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

جلسہ سالانہ پر غرباء کی امداد

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جہاں احباب اپنے مستعمل پارچات غرباء کے استعمال کے لئے لائے تھے۔ وہاں سید شجاعت حسین صاحب غازی پور۔ یو۔پی نے مبلغ دو صد روپیہ نقد غرباء کے لئے جڑاول کا سامان طیار کرنے کے لئے عنایت فرمائے۔ بیت المال نہایت شکریہ سے ان کا یہ عطیہ شائع کرتا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور اور بزرگوں سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ ناظر بیت المال۔ قادیان۔

ضرورت امام الصلوٰۃ

راجہ غلام محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ایمرچ ڈاک خانہ باڑی پورہ۔ ضلع سری نگر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہیں ایک ایسے امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ جو درس قرآن و حدیث بھی دے سکے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے واقف ہو۔ جو صاحب آنا چاہیں۔ ان کو ۲۲ روپے مشاہرہ سالانہ دی جائے گی۔ اگر ان کا عیال ساتھ نہ ہو۔ تو کھانے کا انتظام بھی جماعت کردے گی۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible]

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعاؤں سے خداوند عالم کے خاص فضل سے یہاں مسجد احمدیہ معہ کنواں مکمل ہوگئی ہے جس کی تعمیر پر کل رقم ۱۸۵۱ روپے ۱۴ آنے خرچ ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار ابو البشارت رحمت اللہ گنج لاہور۔

علاقہ سورت کے احمدیوں کو اطلاع

امسال عید الفطر جھگڑیا اسٹیشن پر ادا کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ نیز انشاء اللہ جلسہ بھی ہوگا۔ اس لئے جو احمدی احباب خاصکر علاقہ سورت بھڑوچ۔ بڑودہ سٹیٹ۔ چھوٹا اودے پور سٹیٹ۔ بانسدہ سٹیٹ۔ عقل کوا۔ اور راج پیپلا سٹیٹ وغیرہ میں ہوں۔ تشریف لاکر ثواب حاصل کریں۔ مہمانوں کے کھانے۔ اور ٹھیرنے کا انتظام مکمل ہوگا۔ صرف بستر ہمراہ لائیں۔ مقام جلسہ اسٹیشن جھگڑیا سے بالکل ملحق ہے۔ خاکسار سردار خاں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا مکرر ارشاد

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ایک گذشتہ پرچہ میں درج کیا جاچکا ہے۔ کہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو دہلی میں علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ اسی کے لئے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے دوبارہ ارشاد فرمایا ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی اور سیدہ حفیظہ بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی بھی بیمار ہیں۔ ان سب کی صحت کے لئے رمضان کے مبارک ایام اور خاص کر آخری عشرہ میں خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میاں محمد اقبال صاحب چک ۸۶ ضلع شیخوپورہ دین و دنیا کی بہتری کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال

۲۔ میری اہلیہ تین چار ماہ سے بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ چلنا پھرنا بھی بند ہے۔ احباب خاص طور پر صحت کلی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار الطاف حسین۔ انچولوی قادیان

۳۔ میرے بھائی الطاف حسین چار ماہ سے بعارضہ اسہال سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ خاکسار عبد اللطیف حیدر آبادی

۴۔ ملازمت سے برطرف کرکے مجھ پر ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے احباب بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار انشاء اللہ خان راولپنڈی

۵۔ بندہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ رمضان کے مبارک ایام میں احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار راج علی از کھاریاں

۶۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ میری سب اقسام کی مشکلات دور فرماکر اطمینان قلب عطا کرے۔ خاکسار میرزا معظم بیگ چلاس کشمیر

۷۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام رسول۔ راولپنڈی۔

۸۔ میرے پسرم عبد الرحمن بی۔اے کی امتحان ای۔اے۔سی میں۔ اور پسرم محمود احمد کی امتحان تحصیلداری میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار امیر اللہ خان احمدی از اسماعیلہ ضلع پشاور۔

دعائے مغفرت

۱۔ ۱۲ جنوری میری بیوی فوت ہوگئی ہے احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار صرف ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ جو ۶ جنوری کو پیدا ہوئی اس کی درازی عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد احمدی ٹانک سرحد۔

۲۔ میرے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم پرانے احمدی تھے۔ خاکسار شکر اللہ متعلم چک ۸۶۵ گ ب

مظلومین کشمیر کے لئے زکوٰۃ و فطرانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء میں چندہ کشمیر کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔ کہ موجودہ آمدنی سے چندہ دوگنا ہونا چاہیئے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جہاں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی اپنی ماہوار آمدنی پر علاوہ مرکزی چندوں کے ایک پائی فی روپیہ ماہوار (یہ اتنی خفیف شرح ہے۔ کہ اس میں زیادہ احباب کو بھی ماہوار چندہ ادا کرکے شمولیت کرنی چاہیئے۔) باقاعدہ اور بالشرح ادا کرے اور دو سال تک ادا کرتا رہے اور دوسرے مسلمانوں سے بھی ماہوار وصول کرے۔ وہاں آجکل ہنگامی طور پر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ عام مسلمانوں سے کشمیر کی بیواؤں کشمیر کے یتیموں اور کشمیر کے غرباء و مساکین کے لئے زکوٰۃ اور صدقات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چونکہ یہ رمضان المبارک کے آخری ایام ہیں۔ اس لئے مسلمانوں سے فطرانہ بھی مظلومین کشمیر کے لئے لینا چاہیئے۔

زکوٰۃ و صدقات کے حصول کے لئے ایک اپیل کی گئی ہے۔ جس کی ہر جماعت میں سندو کا پیاں اسی لئے ارسال کی گئی ہیں۔ کہ احمدی احباب مسلمانوں میں تقسیم کرکے زکوٰۃ و صدقات و فطرانہ وصول کریں۔ یہ بھی خصوصیت سے گذارش کی گئی ہے۔ کہ ہر جماعت خاص طور پر چند مستعد اور محنتی احباب فطرانہ وصول کرنے کے لئے مقرر کرے۔ چونکہ عام مسلمانوں سے فطرانہ وغیرہ وصول کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس لئے یہ اعلان اخبار میں دے کر امید ہے۔ کہ احباب کرام حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کام کرتے ہوئے ثواب دارین حاصل کریں گے اور روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر زکوٰۃ یا فطرانہ یا عام صدقات برائے مظلومین کشمیر لکھ دیا جائے۔ تا رقم صحیح طور پر کشمیر فنڈ میں جمع ہو سکے۔ نائب سکرٹری۔ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

61

نمبر ۸۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

سمجھوتہ سے ہندوؤں کا گریز

اتحاد باہمی کے متعلق نیشنلسٹ مسلمانوں کو تلخ تجربہ

ہندوؤں کی تنگدلی

ہندو جن کی ہندوستان میں بہت بڑی اکثریت ہے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سمجھوتہ کرنا چاہتے۔ تو ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ اور اس قسم کا سمجھوتہ اہل ہند کے سیاسی مطالبات کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا۔ کیونکہ حکومت کے لئے کسی ایسے مطالبہ کو مسترد کر دینا آسان نہ ہوتا۔ جو خواہ اس کے منشاء اور خواہش کے کتنا ہی خلاف ہوتا۔ لیکن ہندو مسلمانوں نے متفقہ طور پر پیش کیا ہوتا۔ لیکن ہندوؤں نے اپنی تنگ دلی۔ اور کوتہ اندیشی کی وجہ سے ہمیشہ مسلمانوں کے نہایت اہم۔ اور ضروری حقوق کے متعلق بے حد افسوسناک اور تشویش انگیز رویہ اختیار کیا۔ اور اس وقت بھی اس میں کوئی تبدیلی نہ کی۔ جب وزیر اعظم نے بار بار گول میز کانفرنس کے دوران میں کہا۔ کہ ہندو مسلمان جن امور کا خود فیصلہ کر لیں گے۔ ان میں وہ کوئی دخل نہ دیں گے :۔

وزیر اعظم کا اعلان

آخر جب ہندوؤں نے باوجود مسلمانوں کی کوششوں کے ان کے ساتھ آخری وقت تک اختلافی امور میں کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔ بلکہ گول میز کانفرنس کے ہندو نمائندوں نے وزیر اعظم سے درخواست کی۔ کہ وہ خود ہی فیصلہ کر دیں۔ تو وزیر اعظم نے کئی ماہ کے غور و فکر کے بعد بعض اہم امور کے متعلق اپنا فیصلہ شائع کر دیا لیکن پھر بھی یہ گنجائش رکھی۔ کہ اگر مختلف اقوام اب بھی کسی امر میں متفق ہو جائیں گی۔ تو وزیر اعظم پارلیمنٹ میں اپنے فیصلہ کی بجائے ان کا سمجھوتہ پیش کر دیں گے۔ اس پر بھی ہندو مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کی مفاہمت کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور نہ اس کی انہوں نے ضرورت محسوس کی :۔

اچھوتوں سے ہندوؤں کا سمجھوتہ

اس کے مقابلہ میں وزیر اعظم نے اچھوت اقوام کے حقوق کے تحفظ کے متعلق جو اعلان کیا اسے بدلوانے کیلئے انہوں نے خاص سرگرمی سے کام لیا۔ حتیٰ کہ گاندھی جی اسی غرض سے فاقہ کشی کر کے جان دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے فاقہ کشی شروع کر بھی دی۔ اس کی آڑ میں ہندو لیڈروں نے اچھوتوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے جد و جہد شروع کر دی۔ وہی ڈاکٹر امبیدکر جن کے خلاف ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے کوئی ناواجب سے ناواجب بات کہنے سے دریغ نہ کیا تھا۔ اور جنہیں کبھی اچھوت اقوام کا نمائندہ قرار دینے کے لئے تیار نہ ہوئے تھے۔ ان کی رضا جوئی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے لگے۔ حتیٰ کہ خود گاندھی جی نے ان کے متعلق اپنا سابقہ رویہ فوراً بدل لیا۔ جس کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کو مفاہمت کے بعد کہنا پڑا۔

"مہاتما جی کے پاس جو امور متنازعہ لے جائے جاتے تھے۔ وہ نہایت اہم ہوتے تھے۔ اور مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ کہ وہ شخص جو گول میز کانفرنس میں میرے خیالات کے برعکس خیالات رکھتا تھا۔ فریق مخالف کی امداد کرنے کی بجائے فوراً میرے زاویہ نگاہ کی تائید کرتا تھا" (ملاپ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء)

اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کی فراخدلی

جب یہ صورت حالات پیدا ہو گئی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ہندو اور اچھوتوں میں سمجھوتہ نہ ہو جاتا۔ چنانچہ سمجھوتہ ہو گیا۔ ہندوؤں نے ایک حد تک فراخدلی سے کام لیتے ہوئے اچھوتوں کے حقوق اس سے بھی زیادہ تسلیم کر لئے۔ جو وزیر اعظم نے اپنے اعلان میں قرار دیئے تھے۔ مثلاً وزیر اعظم نے اپنے فیصلہ میں اچھوتوں کے لئے اکہتر یقینی نشستوں کا انتظام کیا تھا۔ لیکن پونا والے سمجھوتہ میں ان کے لئے ایک سو اڑتالیس نشستوں کی تعیین کی گئی۔ اسی طرح فرقہ وار فیصلہ کے بموجب پنجاب اور بنگال میں اچھوتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص نہیں کی گئی تھی۔ لیکن پونا والے سمجھوتہ کے رُو سے دونوں صوبوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئیں۔ اور اس طرح اچھوتوں کو رضامند کر کے وزیر اعظم کے اعلان میں تبدیلی کرا لی گئی :۔

بعض مسلمانوں کی غلط فہمی

اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کے اس رویہ کو دیکھ کر بعض مسلمان لیڈروں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ جب ہندو اچھوتوں کے لئے اس حد تک فراخدلی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم نے ان کے لئے جو حقوق تجویز کئے تھے۔ ان سے بھی زیادہ دے کر سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ مسلمانوں کے متعلق مراعات نہیں۔ تو اب منصفانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے ہی تیار ہو جائیں۔ گو ہندو پریس نے اسی وقت کہدیا۔ کہ اچھوتوں کے معاملہ سے مسلمانوں کو کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اچھوتوں کو ہندو اپنا حصہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ساتھ شامل رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے متعلق اپنے سابقہ رویہ میں تبدیلی کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ تاہم بعض مسلمان لیڈروں نے مناسب سمجھا کہ ہندوؤں سے از سر نو سمجھوتہ کے لئے گفتگو شروع کریں :۔

مسلمانوں کی طرف سے سمجھوتہ کیلئے سلسلہ جنبانی

اس کے لئے انہوں نے خود سلسلہ جنبانی کی۔ اگرچہ جمہور مسلمانوں نے ان لوگوں کے طریق عمل کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا۔ اور مسلمانوں کے بہت سے نمائندہ لیڈروں نے اس گفتگو میں حصہ لینے سے اس لئے انکار کر دیا۔ کہ ان پر سالہا سال کے تجربہ سے واضح ہو چکا تھا۔ کہ ہندو کسی صورت میں بھی مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اور مسلمان جو مطالبات بھی ان کے سامنے رکھیں گے۔ انہیں رد کر دیں گے۔ تاہم سمجھوتہ کے لئے پورے زور شور کے ساتھ کارروائی شروع کر دی گئی :۔

لکھنؤ کانفرنس کا انعقاد اور ہندو

چونکہ مسلمانوں کی طرف سے سمجھوتہ کی خواہش کا اظہار ہوتے ہی ہندوؤں نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ مسلمان پہلے متحدہ طور پر اپنے مطالبات پیش کریں۔ اس کے بعد ہندو سمجھوتہ کے لئے گفتگو کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کریں گے۔ اس لئے مسلمانوں نے لکھنؤ میں ایک کانفرنس منعقد کی اور متحدہ طور پر اپنے مطالبات کے متعلق ایک قرارداد پاس کی لیکن وہی ہندو جو اس کانفرنس سے قبل یہ کہہ رہے تھے۔ کہ

"یہ لکھنؤ کانفرنس اس لئے ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی پریشانی کو بلند کیا جائے۔ ان کے درمیان جو اختلافات واقعہ ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ اس کانفرنس کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ ہندوؤں اور کانگرس کو معلوم ہو جائے۔ کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ گول میز کانفرنس میں جانے سے پہلے مہاتما گاندھی نے یہی کہا تھا۔ اور بارہا کہا تھا۔ کہ

مسلمان متفقہ طور پر بتائیں۔ کہ کیا چاہتے ہیں۔ میں ان کے مطالبات پر غور کروں گا" (پرتاپ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

نیز یہ اعلان کر رہے تھے۔ کہ

"ہندو مسلم اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے۔ کہ ابھی تک مسلمانوں کی مختلف پارٹیاں کسی ایک بات پر متفق نہیں ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ اس اختلاف کو مٹایا جائے" (ملاپ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا۔ کہ "آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس پر مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کا مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے" (پرتاپ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء) "مسلمانوں کے مختلف الخیال فرقوں میں سمجھوتہ ہو گیا" (ملاپ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء) تو ہندو پریس اور ہندو لیڈروں نے اس کانفرنس کی سخت مذمت شروع کر دی۔ اور صاف صاف کہہ دیا۔ کہ ہندو ان مطالبات کو ماننے کے لئے ہی تیار نہیں۔ جو مسلمانوں نے متفقہ اور متحدہ طور پر قرار دیئے ہیں:۔

الہ آباد کانفرنس کا انجام

چاہئے تو یہ تھا۔ کہ وہ مسلمان لیڈر جو از سر نو ہندوؤں سے انصاف کے طالب ہوئے تھے سمجھ لیتے۔ کہ ان تلوں میں تیل نہیں لیکن ان کے حوصلہ کی داد دینی چاہئے۔ کہ پھر بھی انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور الہ آباد میں ہندوؤں سے سمجھوتہ کی گفتگو کرنے کے لئے اپنے نمائندے تجویز کر دیئے۔ گذشتہ دسمبر میں یہ کانفرنس بھی ہوئی۔ اور کئی روز تک ہوتی رہی۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا۔ جو دور اندیش اور ہندوؤں کی ذہنیت سے پوری واقفیت رکھنے والوں کو پہلے سے ہی معلوم تھا۔ یعنی باوجود اس کے کہ مسلمان نمائندوں نے ہر قدم پر ہندوؤں کی خاطر قربانی کی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہر اس مسئلہ میں جس سے مسلمانوں کا تعلق تھا۔ ہندوؤں نے سخت مخالفت کی۔ اور مسلمانوں کے مفاد سے متعلق کوئی بات طے نہ ہونے دی اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مسلمان لیڈر جنہوں نے ہندوؤں سے سمجھوتہ کے شوق میں جمہور مسلمانوں اور تجربہ کار لیڈروں سے علیحدگی اختیار کر کے اپنی ساری ہمت اور سعی سمجھوتہ کے لئے صرف کر دی تھی۔ وہ بھی مایوس ہو گئے۔ اور انہیں بصد حسرت و یاس ہندوؤں کے متعلق اسی حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا۔ جو مسلمانوں کی طرف سے ان کے سامنے پہلے ہی پیش کی گئی تھی۔ اور جس کی طرف انہوں نے قطعاً توجہ نہ کی تھی۔ چنانچہ مسلمان نمائندوں میں سے دو اصحاب نے جو سمجھوتہ کی گفتگو میں روح رواں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور جنہیں ہندوؤں میں بہت کچھ اعتماد حاصل تھا۔ یعنی مسٹر اللہ بخش صاحب یوسفی اور شیخ عبد المجید صاحب سندھی انہوں نے الہ آباد کانفرنس سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے جو بیانات اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ ان میں ہندوؤں کے متعلق وہی کچھ بیان کیا ہے۔ جو گفتگو مصالحت میں شریک نہ ہونے والے مسلمانوں پر پہلے ہی واضح تھا:

مسٹر یوسفی کا بیان

مسٹر یوسفی لکھتے ہیں:۔

"یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان میں مختلف ملتوں کے اتحاد باہمی کے لئے ہمیشہ مسلمانوں کی طرف سے پیشقدمی کی گئی ہے۔ اسی طرح موجودہ دورِ صلح میں بھی مسلمانوں نے پیش قدمی کی تھی۔ اور یہ اتحادِ کانفرنس خلافت کمیٹی کی کوششوں سے منعقد ہوئی۔ چنانچہ مسلمانوں کے شہرہ آفاق مطالبات پر مسلمانوں کی مختلف العقیدہ سیاسی پارٹیوں کا اتحاد حاصل کرنے کے بعد مسلم بانیان صلح نے دیگر اقوام کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ الہ آباد کانفرنس اور کلکتہ کی تمام کارروائیوں میں مسلمانوں نے اتحاد باہمی سمجھوتہ۔ بلند حوصلگی۔ فراخ دلی کی لاثانی سپرٹ کا اظہار کیا۔ انہوں نے حصول اتحاد کے لئے کسی ممکن قربانی سے گریز نہ کیا۔ مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب ترک کیا۔ مرکز اور پنجاب میں متعدد نشستوں کی قربانیاں دیں۔ اور پنجاب اور سندھ میں ہندوؤں کو نامعقول تحفظات دینے کے لئے رضامند ہو گئے۔ یہی نہیں۔ بلکہ قدم قدم پر مسلمانوں نے ہندوؤں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ لیکن اس کے برعکس ہر اس مسئلہ کی جو مسلمانوں کے مفاد سے وابستہ تھا۔ غیر مستدل طور پر مخالفت کی گئی۔ اور اسے ملتوی کر دیا گیا:۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس معاہدہ کی بناء پر گفتگو کے مصالحت شروع کی تھی۔ کہ پنجاب اور بنگال میں انہیں آئینی اکثریت دی جائے گی لیکن جس وقت بنگال کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نشستیں دینے سے انکار کر دیا۔ خود کانفرنس میں بھی ذمہ وار ہندو لیڈروں نے اس مسئلہ میں اپنے آپ کو شامل نہ کرنا چاہا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے وعدوں سے منحرف ہو گئے"

شیخ عبد المجید صاحب کا بیان

مسٹر یوسفی کے مندرجہ بالا بیان کی مزید توضیح شیخ عبد المجید صاحب سندھی نے اپنے اعلان میں بالفاظ ذیل کی ہے:۔

"ہندوستان میں متحدہ علم کو بلند رکھنے کی خاطر مسلمان جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہوئے۔ مجلس قانون ساز پنجاب میں تین یا چار نشستیں چھوڑیں۔ مرکزی مجالس قانون ساز میں چند نشستوں سے دستکش ہوئے۔ سندھ کی ہندو اقلیت کو غیر معمولی تحفظات دے دیئے۔ پنجاب کی اقلیتوں کو خاص تحفظات دینا منظور کیا۔ سکھوں۔ اور ہندوؤں کے لئے کابینۂ پنجاب میں نشستوں کی تخصیص کو منظور کیا۔ ہندوؤں کو کابینۂ سندھ میں ایک نشست عطا کرنے پر اظہار آمادگی کیا۔ اور سندھ پبلک سروس کمیشن میں انہیں ایک تہائی نشستیں دینے کا فیصلہ کیا۔ اسی طرح پنجاب پراونشل سروس کمیشن میں بھی ہندوؤں اور سکھوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کو تسلیم کیا.......... ہندو دو طریقوں سے مسلمانوں کے حق میں قربانی کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اب تک کچھ نہیں کیا ہے۔ مجلس قانون ساز بنگال میں ہندو مسلمانوں کے لئے جگہ بنانے کے لئے چند نشستیں دے سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ مسلم اقلیتوں کو ویٹج دینے کا اصول تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہر صوبہ میں ویٹج کے متعلق اعداد کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح کئی اور مسائل ہیں۔ جن کا اتحاد کانفرنس نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ حالانکہ میری رائے یہ ہے۔ کہ ان مسائل کا فیصلہ مدتوں پہلے ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ابھی انہیں ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مسلمانوں نے فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے ہر قسم کی قربانی کی۔ لیکن ہندو لیڈروں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اب تک پس و پیش کر رہے ہیں۔ حساب لگا رہے ہیں۔ اور ترازو کے دو پلڑے تول رہے ہیں"

نیشنلسٹ مسلمان کیا کریں

مندرجہ بالا دونوں بیانات بہت صاف اور بالکل واضح ہیں اور ان لوگوں کے ہیں جنہیں ہندوؤں نے نیشنلسٹ کا خطاب عطا کر رکھا ہے۔ جنہوں نے تجربہ کار مسلمان لیڈروں اور جمہور مسلمانوں سے محض ہندوؤں کی خاطر علیحدگی اختیار کی۔ اور جو سمجھوتہ کے لئے جان تک قربان کر دینے کا اعلان کر چکے تھے۔ ہندو اگر شرافت سے کام لیں۔ اور ہندو پریس کو اگر اپنی تحریروں کا کچھ بھی پاس ہو۔ تو وہ ان ہر دو اصحاب کی سمجھوتہ کے متعلق مخلصانہ سرگرمیوں کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتا۔ (اگرچہ بہت نامہذب اور غیر شریفانہ طریق سے ان کے خلاف بہت کچھ کہہ رہا ہے) ان اصحاب کا تجربہ اگرچہ نہایت تلخ تجربہ ہے۔ تاہم اس لحاظ سے بہت مفید ہے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں کے متعلق اپنی ساری سعی اور کوشش کے بعد آخر اسی مقام پر پہونچ گئے۔ جس پر دوسرے مسلمان بہت پہلے سے پہونچے ہوئے ہیں۔ اب انہیں چاہیئے۔ کہ جب مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کی ذہنیت ان پر بھی اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ تو وہ مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے تحفظ کے لئے جمہور مسلمانوں کے ہمنوا بن کر کام کریں۔ جداگانہ انتخاب سے ایک لمحہ کے لئے بھی دست بردار ہونے کا خیال دل میں نہ لائیں۔ اور نہ مسلمانوں سے ہندوؤں کی خاطر اپنے حقوق کی کسی اور قربانی کا مطالبہ کریں۔ بلکہ مسلمانوں کے شہرہ آفاق مطالبات کو لفظ بلفظ پورا کرانے کی جدوجہد میں شریک ہو جائیں:۔

گاندھی جی کی ایشور سے کشتی

ایک طرف تو گاندھی جی کے بھگتوں اور وہ بھی آریہ سماجی بھگتوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ ان کے ہاتھ کو "ایشوری ہاتھ" قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔ اور دوسری طرف گاندھی جی ایشور سے اتنے خفا بیٹھے ہیں۔ کہ اس سے کشتی لڑنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ۶۔ جنوری ۱۹۳۳ء کے "پرتاپ" میں ان کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں "اب اچھوت پن کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ مجھے ان لاکھوں افراد کی محبت کا امتحان لینا ہے۔ جو جلسوں میں جمع ہوتے ہیں۔ مجھے ایشور کے ساتھ بھی کشتی کرنی ہے" ممکن ہے۔ ایشور سے کشتی کرنا بطور استعارہ کیا گیا ہو۔ لیکن یہ نہایت بھونڈا ہونے کے علاوہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کا استعمال کرنے والا خدا کی شان اور عظمت سے قطعاً ناواقف ہے اور اسکی معرفت سے بالکل محروم:۔

آریہ سماج پر علمی تبصرہ

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" نے ۲۸ر دسمبر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی

غیر مذاہب کی فہرست

حضرات۔ جیسا کہ پروگرام میں آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ میرا مضمون "غیر مذاہب پر علمی تبصرہ" ہے۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ صرف ہندوستان کے غیر مذاہب کی فہرست سن لیجئے

آریہ۔ سناتنی۔ عیسائی۔ بدھ مذہب۔ ویدانت مت۔ شومت نرنکاری مت۔ انامی مت۔ پرنامی مت۔ جگ جیون داسی مت بشو نرائن مت۔ مادہو اچاریہ مت۔ برہم سماج۔ دیو سماج۔ شاکت مت کبیر پنتھی۔ نانک پنتھی۔ دادو پنتھی۔ برہمنڈ۔ پوران پنتھی۔ رام سنیہی۔ مدہوچاری۔ ملوک داسی۔ سورج پنتھی۔ نرنجنی۔ بشنوی۔ چندر جگت بلبھاچاری۔ چیتن سمپردائے۔ گورو دادی۔ چرنداسی۔ اداسی سکھ نرملے۔ نام دہاری۔ یہ فہرست قریباً ہم تک پہنچی ہے۔ اگر سب کو لیا جائے۔ تو ہر ایک مذہب کے حصہ میں قریباً ½ منٹ ہی آتا ہے۔ اور ½ منٹ میں کیا تبصرہ ہو سکتا ہے۔ لہذا میں اس موقعہ پر صرف آریہ سماج کو ہی لوں گا ✤

تبصرہ کی شقیں

آپ جانتے ہیں۔ کہ ان مذاہب میں سے زیادہ جو مذہب اسلام کے مونہہ آتا ہے۔ وہ آریہ مت ہے۔ چونکہ آریہ ہمارے ہمسائے ہیں اور دیوار بدیوار رہتے ہیں۔ اسلئے میں اس وقت صرف آریہ سماج کو ہی لیتا ہوں۔ اور اس پر تبصرہ کرنے کے لئے چند شقیں بیان کرتا ہوں

(۱) توحید	(۹) کیا وید ازلی ہیں ؟
(۲) آرین ایشور کا سروپ	(۱۰) آریہ سماج اور کثرت ازدواج
(۳) آرین ایشور کی صفات	(۱۱) آریہ سماج اور تناسخ
(۴) آریہ سماج اور موکش	(۱۲) آریہ سماج اور پردہ
(۵) آرین دعائیں	(۱۳) آریہ سماج اور شدھی
(۶) تمدنی دعائیں	(۱۴) آریہ سماج اور گائے
(۷) روحانی دعائیں	(۱۵) آریہ سماج اور رواداری
(۸) آرین آب حیات	(۱۶) آریہ سماج اور اکراہ

ویدک توحید کی حقیقت

سب سے پہلے میں توحید کو لیتا ہوں۔ موجودہ ویدوں پر اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان میں توحید بہت کم ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان میں توحید ہے ہی نہیں۔ اور توحید کی بجائے عناصر پرستی کی تعلیم ہے۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ ویدوں کے فاضلوں کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ قدیم ہندوستان کی تہذیب کے عالم مصنف پنڈت رومیش چندر دت سی۔ آئی۔ ای۔ اپنی کتاب کے چھٹے باب میں لکھتے ہیں۔ ویدک زمانہ میں توحید کی بجائے عناصر پرستی تھی۔ اسی طرح آریہ گزٹ ۲۵ر نومبر ۱۹۲۶ء وید لہرت کے عنوان سے لکھتا ہے۔ اتھرووید کانڈ ۹ انواک ۱ سوکت ۶ منتر ۳۱ کا ارتھ انسان دیبع (وسیع) زمین کو اپنا مضبوط رکھشک سمجھے۔ فضاء کو اکھنڈت (منزہ) تصور کرے۔ اور قدرت کو سب سے بڑھ کر سکھ دینے والی خیال کرے۔ گویا ایشور کا کہیں ذکر نہیں

آریہ سماج پر اسلام کا احسان

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ویدوں میں توحید نہیں۔ تو آریوں میں توحید کا خیال کہاں سے آیا۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ ان میں توحید صرف اسلام کی وجہ سے آئی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان لوگوں میں جو توحید پھیلی۔ وہ شنکر اچاریہ کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ شنکر اچاریہ کا ظہور ملک دراوڑ میں جسے مالابار بھی کہتے ہیں۔ آٹھویں صدی کے اخیر میں ہوا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں مسلمان کب داخل ہوئے۔ سو تاریخ سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں کا ہندوستان میں پہلا داخلہ ۶۳۶ھ میں بسرکردگی حضرت ابوالعاص بالکل امین ہوا۔ دوسرا داخلہ بذریعہ امیر مہلب ۶۶۴ھ میں ہوا۔ تیسرا داخلہ بذریعہ محمد بن قاسم ۷۱۲ھ میں ہوا اس تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ ۷۱۲ھ تک سمندر کا ساحل ہونے کی وجہ سے مالابار میں مسلمان تاجروں کی آمد ورفت بہت کافی ہو چکی تھی۔ اور آٹھویں صدی تک تو مالابار میں مسلمان کثیر تعداد میں نظر آتے تھے۔ اس کا یہ بھی ثبوت ہے۔ کہ مسعودی جو ۳۰۴ھ میں مالابار آیا۔ لکھتا ہے۔ کہ مالابار میں اس وقت قریباً دس ہزار مسلمان آباد ہیں۔ جنہوں نے یہاں ہی شادیاں کر لی ہیں۔ اور ان کے امیر کا نام ابوسعید ہماف بن ذکریا ہے۔ یہ لوگ تاجر پیشہ ہیں۔ یہ وہ مسلمان تھے جن سے شنکر اچاریہ نے توحید کی تعلیم حاصل کی۔ غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ ویدوں میں توحید کی کہیں تعلیم نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ عناصر پرستی کی تعلیم ہے۔ اور یہ بھی کہ آریہ سماج اور شنکر اچاریہ نے جو مالابار میں پیدا ہوئے تھے۔ اگر توحید سیکھی۔ تو وہ مسلمانوں سے ہی سیکھی ✤

ویدک ایشور کا سروپ

اب میں ویدک ایشور کا سروپ بیان کرتا ہوں۔ رگوید آدی بھاش بھومکا اڈیشن اول صفحہ ۱۳۵ پر لکھا ہے۔ دن اور رات ایشور کی دو بغلیں ہیں۔ سورج اور چاند ویدک ایشور کی دو آنکھیں ہیں۔ سورج کی دھوپ اور بجلی کی چمک یہ دونوں ایشور کے ہونٹ ہیں۔ زمین اور آسمان کے درمیان جو پول ہے۔ یہ ویدک ایشور کا مونہہ ہے۔ ویدک ایشور کا یہ سروپ جو بیان کیا گیا ہے۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کسی پنجابی شاعر نے کہا۔ کہ

سر تیرے دستار جیوں پتاں وا ندا
لک تیرے تلوار جیوں کا نجن کھو دا

یا جیسے کسی نے اردو میں کہدیا کہ ؎

زلفِ جاناں مثلِ لمبی کھجور ہے
چشمِ جاناں مثل جلتی تنور ہے

یہ ہے وہ ویدک ایشور جس کی طرف آریہ سماج ہمیں بلاتا ہے اور یہ حوالہ تو بطور نمونہ ہے۔ ویدوں میں اس سے بڑھ کر ایشوری سروپ بیان کیا گیا ہے۔

ویدک ایشور کے صفات

پھر ویدک ایشور کے صفات بھی سن لیجئے۔ رگوید ساتواں اشٹک۔ انیسواں ادھیائے آٹھویں منتر کا ارتھ یہ ہے

ہے پربھو ہمارے پر یہ بھوگوں کو مت چرا۔ ہمارے گربھول کا بدارن مت کر۔ ہمارے بھوجن آدی ارتھ سورن پاتروں کو مت چرا۔ اسی طرح رگوید پہلے اشٹک آٹھویں ورگ کے چھٹے ادھیائے کے آٹھویں منتر کے دوسرے بھاگ کا ارتھ یہ ہے

ہمارے چھوٹے منجھلے اور بڑے بیٹے اور گائے وغیرہ پشو اور گھوڑے وغیرہ سواری اور ہمارے فوج کے بہادروں میں غصہ اور قہر سے بھر کر مت گھس

یہ ویدک ایشور کی صفات ہیں۔ آپ دیکھ لیں۔ کہ اس قسم کی صفات کا مالک ایشور ماننے کے لئے کیا انسان تیار ہو سکتا ہے

آریہ سماج اور موکش

اور لیجئے۔ آریہ سماج اور موکش۔ یعنی آریہ سماج اور نجات۔ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اس کے متعلق ہمارے سامنے کیا تعلیم پیش کرتی ہے۔ یجروید ادھیائے ۲ منتر ۹ کے رو سے ہون کے لئے گھی۔ کستوری۔ کیسر۔ صندل کی لکڑی اور عطر کی ضرورت ہے۔ کیسر اڑھائی تین روپے تولہ ملتا ہے۔ کستوری تیس چالیس روپیہ تولہ کے قریب۔ اسی طرح عطر اور گھی وغیرہ بھی گراں ہیں۔ اور ہون کے لئے اتنا خرچ صرف امراء ہی کر سکتے ہیں۔ عام لوگوں کی طاقت میں یہ نہیں۔ کہ وہ اس قدر خرچ کریں پس معلوم ہوا۔ کہ یہ مذہب غریبوں کے لئے نہیں۔ یا بالفاظ دیگر عالمگیر نہیں۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ آریہ سماجی تمام کے تمام امیر ہیں۔ اور وہ بلا دریغ اپنا مال اس طریق پر خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تب بھی دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا گھی کستوری وغیرہ آگ میں جھونکنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اگر نہ ہو۔ تو پھر یہ خرچ بھی رائگاں جاتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ کسی کو ایذا پہنچانا سب سے بڑا جرم ہے۔ اب دیکھو کستوری کہاں سے حاصل ہوتی ہے۔ کستوری ہرن سے حاصل کی جاتی ہے اور وہ بھی اس وقت جب ہرن مر رہا ہو۔ اگر وہ مر جائے۔ تو کستوری ضایع ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ ہون کرنے کے لئے انسان کے لئے کستوری والے ہرنوں کا مارنا ضروری ہے۔ اور یہ آریہ سماج

کے نزدیک پاپ ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش ۳۱۵ کے بیان کے مطابق موکش پھر بھی عارضی ہے۔ پس دائمی نجات کا دروازہ آریہ سماج میں بند ہے۔

ویدوں کی تمدنی دعائیں

پھر ویدک دعائیں ہیں۔ جن کی دو قسمیں ہیں یعنے تمدنی اور روحانی دعائیں۔ تمدنی دعاؤں کی مثال ملاحظہ ہو۔ یجر وید ۱۸/۲۱ میں لکھا ہے۔ میرا کڑچھا اور ڈوئی اور اس کی شدھی میرے یگیہ کے برتن اور اس کے یداتھ۔ میرا سل بٹہ اور پتھر میری اوکھلی اور موسل میرے سوم لتا گھوٹنے کا کونڈا ڈنڈا اس کا گھولنا اور بینا میرے اناج صاف کرنے والا چھاج اور جھاڑو یہ سب چیزیں اپنا اپنا کام دیتی رہیں۔ یجر وید ۲۴/۲ و ۲۱/۲ میں بھی اسی قسم کی دعائیں ہیں

روحانی دعائیں

اب روحانی دعاؤں کا نمونہ دیکھئے۔ یجر وید بھاش ۲۲/۲۲ میں الووں کو حاصل کرنے کی دعا ہے۔ ۲/۲۴ میں کوؤں کے حاصل ہونے کی دعا ہے۔ ۲۱/۲۴ میں یہ دعا کی گئی ہے۔ کہ اے پرمیشور سانپوں اور نٹوں کو پیدا کیجئے۔

ویدوں کا آب حیات

اس کے بعد ویدوں کا آب حیات ملاحظہ ہو۔ جو بہترین ٹوس انفکٹ اور بہترین ٹانک بھی خیال کیا جاتا ہے۔ اور صرف برہمن ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس آب حیات کو پنچ گویہ بھی کہا جاتا ہے۔ اجزاء یہ ہیں۔ گائے کا گوبر ایک ماشہ گائے کا پیشاب ۴ ماشہ گائے کا گھی ۴ ماشہ گائے کا دودھ ۸ ماشہ گائے کا دہی ۸ ماشہ شروع شروع میں آریہ سماج میں داخل ہونے والوں کو یہ کاڑھا پلایا جاتا تھا۔ مگر اب لڈو دیئے جاتے ہیں۔

ازلیت وید کا ابطال

نویں شق یہ تھی۔ کہ کیا وید ازلی ہیں؟ اگر ہم غور کریں۔ تو ہمیں ازلیت وید کا دعویٰ بھی باطل نظر آتا ہے۔ ہم مان سکتے ہیں کہ وید ایک پرانی کتاب ہے۔ مگر ازلیت کا دعویٰ ایسا ہے۔ جس کی خود وید بھی تردید کر رہا ہے۔ رگوید آدی بھاش بھومکا اردو صفحہ ۱۳۳ میں اتھروید کے منتر کا یہ ترجمہ دیا گیا ہے۔ اے جوان مرد و تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ اور بدکردار دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کو سرانجام دو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے اس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔

اس میں "پہلے میدانوں" کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وید کے نزول سے پہلے بھی بعض لڑائیاں ہوئیں۔ پس ازلیت وید کا دعویٰ باطل ہو گیا۔ اسی طرح یجر وید ادھیائے ۱۲/۴ میں ہے "اتھرو وید کے منتر تمہارے انگ ہیں۔ یجر وید کے منتر تمہارے نام ہیں۔ سام وید تمہارا رحم ہے۔ گرہن کر۔ اور کہنے کے یوگ

"رام دیو اشی کے جائے۔ اور بڑھائے۔ تیسرے سام وید اس کا شریر ہے۔

اس حوالہ سے بھی ازلیت وید کا دعویٰ باطل ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ رام دیو اشی کا نام بتلاتا ہے۔ کہ ویدوں کا نزول اس رشی کے بعد ہوا۔

آریہ سماج اور کثرت ازدواج

آریہ سماج جس طرح کثرت ازدواج پر اعتراض کرتا ہے۔ ظاہر ہے۔ لیکن یہ امر آپ لوگوں کے لئے باعث حیرت ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے بزرگ اور ان کی کتب تعدد ازدواج کے حامی تھے یجر وید ادھیائے ۱۴ منتر ۱۶ میں ہے۔ میری تین بھیڑوں والی استری میری پانچ بھیڑوں والی استری۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدک زمانہ میں لوگوں کی دو دو بیویاں ہوا کرتی تھیں۔ یہ اگر تعدد ازدواج نہیں تو اور کیا ہے

پھر اور سنئے۔ کتب رشی ابتدائے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ وہ دو بیویاں رکھتے تھے۔ دبجے ایک بہت بڑے رشی گزرے ہیں۔ ان کی ایک سو بیویاں تھیں۔ مہارشی یاگولکیہ جن کا درجہ ویدک رشیوں میں بہت بڑا ہے۔ وہ بھی دو بیویاں رکھتے تھے۔ جب ویدوں کے رشی جن سے بڑھ کر ویدوں کے سمجھنے والا اور کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ تعدد ازدواج کے پابند تھے۔ تو آریہ سماجی کس مونہہ سے اسلام کے اس مسئلہ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔

پھر آریہ سماج خود بھی کثرت ازدواج مانتا ہے۔ مگر نہایت بری شکل میں۔ چنانچہ نیوگ کثرت ازدواج کی ہی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے

شادی بیوگان کا مسئلہ

اب ہم شادی بیوگان کو لیتے ہیں۔ اس کے متعلق کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہیں۔ آج کل اکثر آریہ اخبارات میں لکھا ہوتا ہے۔ کہ بیوگان کے لئے شادی کی ضرورت ہے۔ اور عملی طور پر وہ اس کے مؤید ہیں۔ پس اس مسئلہ میں بھی انہیں اسلام کی طرف آنا پڑا حالانکہ ستیارتھ پرکاش نکاح ثانی کی بجائے نیوگ کا حکم دیتا ہے۔

مسئلۂ تناسخ

پھر ہم آریہ سماج کی تناسخ والی شق کو لیتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی کتب اس موضوع کے متعلق کیا روشنی ڈالتی ہیں آریہ سماجی کہا کرتے ہیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب۔ کوئی تندرست ہے۔ کوئی بیمار۔ یہ اختلافات دراصل گزشتہ جنم کے کرموں کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ وید سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بڑا بناتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے چھوٹا کر دیتا ہے۔ چنانچہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۵ مطبوعہ اجمیر صفحہ ۶۳۴ پر لکھا ہے

"میں خود یعنے خدا یہ کہتا ہوں۔ جو دیوتاؤں اور انسانوں کا پیارا ہوں۔ کہ میں جس کے لئے چاہتا ہوں۔ اسے بڑا بنا دیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں۔ اس کو برہما بنا دیتا ہوں۔ جس کے لئے میری خواہش ہو۔ اسے رشی بنا دیتا ہوں۔ اور جس کو چاہتا ہوں۔ اسے عقلمند اور دانا بنا دیتا ہوں"

اسی طرح بدہدارانیک اپنشد ادھیائے ۶ برہمن ۴ مترجمہ پنڈت راجہ رام صاحب میں لکھا ہے۔

"جو چاہے۔ کہ میرا لڑکا مشہور عالم صاحب ثروت پبلک یا انجمن میں جانے والا رفاہ عام کے کام کرنے والا بڑا لیکچرار ہو۔ سارے ویدوں کا عالم ہو۔ اور پوری عمر حاصل کرنے والا ہو۔ تو میاں بیوی چاول پکا کر دودھ اور گھی ڈالکر کھائیں۔

اس حوالہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عقلمند اور صاحب ثروت لڑکوں کا پیدا کرنا بروئے ویدک دہرم انسان کے اپنے اختیار میں ہے گزشتہ کرموں کا اس میں دخل نہیں۔ پس تناسخ باطل ثابت ہو گیا

پھر یجر وید ۱۹/۸۸ میں لکھا ہے۔ عورت مرد باہمی محبت میں سرشار رہ کر آنکھ کے ساتھ آنکھ من کے ساتھ من جسم کے ساتھ جسم .... جس سے بدصورت اور لنگڑی لولی اولاد پیدا ہو گی

یہ حوالہ جس میں سے عمداً بعض ناشائستہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں ظاہر کرتا ہے۔ کہ لولی لنگڑی اولاد پیدا کرنا یا نہ کرنا انسان کے اپنے اختیار کی بات ہے۔ پس اسے گزشتہ کرموں کی طرف منسوب کرنا بالکل باطل ہو گیا۔

آریہ سماج اور پردہ

آریہ سماجی پردہ پر بھی معترض ہوتے ہیں۔ حالانکہ بالمیک رامائن میں لکھا ہے کہ راون کے مرنے کے بعد جسونت بھبیکشن ستیا کو رام چندر جی کے پاس لائے۔ اس وقت اس جگہ سے سب لوگ ہٹا دیئے گئے۔ یہ دیکھ کر رام چندر نے کہا کہ یہ ستیا کی اضطراری حالت ہے۔ اسوقت یہ پردہ کی پوری پابندی نہیں کر سکتی۔

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ راون اور رام چندر جی کے زمانہ میں عورتیں پردہ کیا کرتی تھیں۔ پس پردہ پر اعتراض کرنا محض ہٹ دہرمی اور نادانی ہے

اور سنئے ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ دفعہ ۴ میں سوامی دیانند جی لکھتے ہیں۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے دو کوس کے فاصلہ پر ہونے چاہئیں۔ معلمہ نوکر چاکر لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں ہی ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ مدرسہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے

اس جگہ بھی سوامی جی نے پردے کی تاکید ہے

پھر ایک آل انڈیا آریہ مہلا کانفرنس ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء کو گوردت بھون لاہور میں منعقد ہوئی۔ استقبالیہ کمیٹی کی صدر شریمتی پوران دیوی نے اپنی تقریر میں کہا۔ "ہندوؤں میں یہ بہت برا ہو رہا ہے۔ کہ پردہ ہٹانے کے ساتھ شوقینی بڑھتی جاتی ہے۔ لڑکیوں پر فیشن سوار ہو رہا ہے۔ آنکھ کا پردہ بھی ان میں نہیں رہا۔ وہ ایسے

نشین میں باہر نکلتی ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ہر ایک کی نظر ان پر پڑتی ہے..... جو ہندو عورتیں کسی پرش کے برے خیال سے چھو جانے سے بھی جان پر کھیل جاتی تھیں۔ اب وہ دوسرے پرشوں کے ساتھ ناچتی ہیں" اس سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج بھی آخر ٹھوکریں کھا کھا کر اسلامی پردے کا قائل ہو رہا ہے

آریہ سماج اور شدھی

اسلام میں کوئی شودر نہیں۔ مگر ستیارتھ پرکاش سمولاس ۹ ص ۳۴۳ اردو ایڈیشن ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے مباشرت کرتا ہے۔ اس کا جسم نباتات و درختوں اور چنڈال وغیرہ کی جون میں جاتا ہے۔ اس حوالہ میں چنڈال کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اسی طرح پنڈت ٹھاکر دت شرما جو موجد امرت دھارا جو آریہ سماج لاہور کے سکرٹری بھی ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کے ایک سالانہ جلسہ پر اپنی تقریر میں کہا۔ "سوامی دیانند کا یہ منشا تھا۔ کہ ورن آشرم دھرم ہندوستان سے گم نہ ہو۔ یہ ہمیشہ ہی قائم رہے۔ وواہ شادی اپنے ہی ورن میں ہونی چاہیئے۔" اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند کی یہ رائے تھی کہ برہمن کی شادی برہمن خاندان میں اور شودر کی شودروں کے ساتھ ہو۔ یہ تقریر یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کے پرتاپ میں چھپ چکی ہے جب شدھی کی یہ حقیقت ہوئی۔ تو ایسی شدھی کا فائدہ کیا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ جس نے تبلیغ کی تاکید کی۔ اور جس میں داخل ہونے پر معاً سارے حقوق مل جاتے۔ حتیٰ کہ روٹی اور بیٹی کے تعلقات اس سے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ پس آریہ سماج کی شدھی بھی اسلام کی نقل ہے جو نہایت نامناسب اور ترقی کے لئے تباہ کن ہے۔

آریہ سماج اور روزے

اب ہم روزوں کے متعلق آریہ سماج کی تعلیم دیکھنا چاہتے ہیں آریہ گزٹ ۲۶ نومبر ۱۹۳۲ء لکھتا ہے۔ بیماری سے شفا پانے کے لئے صحت اور جسمانی طاقت کی حفاظت کے لئے کھوئی ہوئی شکتی حاصل کرنے کیلئے دماغی توازن قائم رکھنے کیلئے اتم چار کے لئے۔ آتم شکتی اور آتمک پوترتا کے مدارج طے کرنے کے لئے برت بے نظیر چیز ہے۔ برہمن ایک مہینہ تک صبح و شام سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونیکے بعد کھانا کھائے۔ اس میں یہ بھی تصریح کی گئی ہے۔ کہ برہمن صرف چار لقمے کھائے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ برہمنوں کے چار لقمے ہیں مسلمانوں کے نہیں

آریہ سماج اور گائے

اب ہم آریہ سماج اور گائے کو لیتے ہیں۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ گائے کی قربانی پر ہندوؤں کی طرف سے متعدد مرتبہ ہندوستان میں فساد برپا کئے جا چکے ہیں۔ مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ ویدوں میں گائے کی قربانی کا ذکر ہے۔ چنانچہ یجروید ۲۹ ادھیائے منتر ۵۹ کا سوامی دیانند کا کیا ہوا ترجمہ یہ ہے۔ اے انسان تم قابل تعریف فوج والے اگیان یکت سپہ سالار کے لئے۔ لال دھبوں اور طاقت دینے والا بیل اور دودھ والوں کے لئے بکرے کام میں لاؤ۔ اسی طرح اشٹ سمرتی مترجمہ پنڈت بھیم سین صاحب اٹاوہ میں لکھا ہے۔ اگر برہمن کھتری یا راجہ مہمان آ جائے۔ تو گھر والے اس کے لئے بڑے بیل اور بڑے بکرے کا گوشت پکائیں۔ ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر سی۔ دت سی۔ آئی۔ ای "قدیم ہندوستان کی تہذیب" جلد اول ص۲۸۳ پر لکھتے ہیں۔ ویدک کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے۔ دور کیوں جاؤ۔ سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش اول ایڈیشن مطبوعہ سٹار پریس بنارس ۱۸۷۹ء سمولاس دس میں کھانے اور نہ کھانے کے قابل اشیاء" کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں کیونکہ سؤر گاؤں کا گُو بھی کھاتا ہے۔ اس کے مانس کھانے سے درگندھ (بدبو) جسم میں ہوگی۔ اس سے روگ کی اُتپتی (ظہور بیماری ممکن) ہے۔ اور چت بھی ابرس (مکدر) ہو جائے گا۔ اس لئے اس کا مانس ابھکشی (کھانے کے ناقابل) ہے۔ جہاں جہاں گومیدھ آدک لکھا ہے۔ وہاں وہاں پشوؤں میں نروں کا مارنا لکھا ہے۔ کیونکہ جیسی لشٹی بیل وغیرہ میں ہے۔ وہ گائے میں نہیں۔ اور بندیا گائے (بانجھ گائے) کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ سوامی دیانند نے بھی گائے کی قربانی کو بعض حالتوں میں جائز اور درست کہا ہے۔

آریہ سماج کی رواداری

اس کے بعد آریہ سماج کی رواداری ملاحظہ فرمائیے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۴م پر لکھا ہے ہے:-

ادہرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت ہو۔ تو بھی اس کی بربادی و تنزل و تخریب میں لگا رہے اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا جو حسن سلوک سوامی دیانند سے رہا وہ یہ ہے۔ کہ ۱۸۷۷ء میں جب پہلی دفعہ سوامی دیانند لاہور آئے۔ تو ایک ہندو رئیس رتن چند داڑھی والے کے باغ میں ٹھہرے۔ جب مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔ تو انہوں نے اپنے باغ سے نکال دیا۔ پھر برہمو سماج میں گئے انہوں نے بھی جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ القصہ یہ کہ تمام ہندوؤں نے مکان اور جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں لاہور کے مشہور ڈاکٹر خان بہادر رحیم یار خان نے اپنی کوٹھی خالی کر دی۔ جس میں سوامی دیانند نے رہائش اختیار کی اس طرح لاہور میں جو پہلی آریہ سماج قائم ہوئی۔ جس کا بنیادی پتھر ۲۴ جون ۱۸۷۷ء کو رکھا گیا۔ وہ ڈاکٹر رحیم یار خان کی کوٹھی پر ہی رکھا گیا۔ اس کے بعد جب سوامی جی لاہور سے امرتسر گئے۔ تو وہاں کے ہندوؤں نے بھی ان کو جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ آخر امرتسر کے ایک مسلمان رئیس میاں محمد جان نے اپنی کوٹھی سوامی دیانند کے لئے خالی کر دی۔ اور ان کی کوٹھی پر ہی ۱۲ اگست ۱۸۷۷ء کو امرتسر میں آریہ سماج قائم ہوئی۔ پھر ۱۸۷۲ء میں جب پنڈت دیانند صاحب بنارس گئے۔ تو وہاں کے ہندوؤں نے بھی ان کی بے حد مخالفت کی۔ سر سید مرحوم نے پنڈت صاحب کے لئے اپنا مکان خالی کر دیا اسی طرح انوپ شہر میں جو سب سے بڑا شاستر ارتھ ہوا۔ اس وقت سید محمد نامی وہاں کے تحصیلدار صاحب نے آپ کی بہت مدد کی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے بانی نے غیر مذاہب والوں کے متعلق کیا تعلیم دی۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے کیا سلوک کیا

آریہ سماج میں اکراہ کی تعلیم

اب آخر میں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا مذہب کے معاملہ میں آریہ سماج تشدد کی مؤید ہے یا نہیں۔ سوامی دیانند صاحب آریہ بھے ونی کے صفحہ ۱۵۰ پر لکھتے ہیں۔ "جنہوں نے تجر گھر ستا اور فقیری میں سے کو باری باری اختیار نہ کیا ہو۔ ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں۔ یا مر جائیں۔ یا ہمارے غلام ہو کر رہیں" یہ آریہ سماج کی تعلیم ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام لا اکراہ فی الدین کا ارشاد فرماتا ہے:- اس خصوصیت کا اشد ترین معاند بھی اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ میں اس کے ثبوت میں پنڈت رام دیو صاحب سابق گورنر گورو کل کانگڑی کی ایک تقریر کا کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے ۔ ار نومبر ۲۰ء کو لالہ لاجپت رائے کی صدارت میں ہونے والے ایک جلسہ میں کی۔ اور "پرکاش" میں درج ہوئی

اسلام کی حقانیت پر ایک آریہ کی شہادت

پنڈت صاحب نے کہا۔ "چھٹی صدی میں عرب کی اخلاقی حالت بہت خراب تھی۔ کوئی باشندہ عرب مر جاتا تھا۔ تو وہ اپنی عورتیں بطور ورثہ چھوڑ جاتا تھا۔ جن کے ساتھ بعد میں اس کا بیٹا سوائے اس عورت کے جس کے پیٹ سے وہ پیدا شدہ ہو۔ باقی سب عورتوں کو اپنی بیویاں بنا لیتا تھا۔ عرب قوم میں اتفاق کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹا کرتے تھے۔ خیال تھا۔ کہ یہ قوم کبھی اٹھ نہیں سکتی۔ لیکن دنیا کی تاریخ میں یہ ایک معجزہ ہے کہ حضرت محمدؐ نے اس قوم میں جان ڈالدی۔ حضرت محمدؐ نے انہیں سکھایا۔ کہ بت پرستی چھوڑ دو۔ اور ایک خدا کی پوجا کرو۔ حضرت محمدؐ صاحب کے صرف ۳ معاون تھے۔ ان کی جاتی قریش ان کی سخت دشمن تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار انہیں مکہ سے مدینہ جانا پڑا۔ لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے حضرت محمدؐ نے ان میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا بنا دیتی ہے آنحضرتؐ نے یہ بجلی راجوں مہاراجوں میں نہیں بھری۔ بلکہ عام لوگوں میں یہ غلط ہے۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو تو مجھے کوئی پھیلا کر دکھلائے۔ حضرت محمد صاحب نے اہل عرب میں کس قسم کا وشواس بھر دیا تھا۔ اس کی ایک مثال سنئے۔ ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا۔ کہ کیا تو محمدؐ کو چھوڑیگا۔ یا نہیں۔ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا۔ حضرت محمدؐ پر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کیا۔ اور پوچھا۔ کہ کیا اب تمہیں کون بچائے گا۔ حضرت محمدؐ نے کہا۔ کہ میرا خدا پھر محمدؐ صاحب نے وہی تلوار حملہ آور کے ہاتھ سے چھین کر جب اس پر حملہ کرنا چاہا۔ اور پوچھا۔ کہ کیا اب تمہیں کون بچائے گا۔ تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا۔ کہ حضرت محمدؐ آپ ہی بچائیں تو بچائیں حضرت محمدؐ نے کہا کمبخت اللہ پر اعتقاد رکھ۔ لیکن اس گری ہوئی عرب قوم کو حضرت محمدؐ نے کسقدر بلندی پر پہنچایا۔ تاریخ اس کی شاہد ہے

نظارتوں کے اعلانات

سکرٹری صاحبان تبلیغ انجمن ہائے احمدیہ سے درخواست

میں نہایت زور کے ساتھ جملہ سکرٹری صاحبان تبلیغ انجمن ہائے بیرونی کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ہر رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا میرا اور آپ کا فرض ہے ۔ چنانچہ حضور کی پیشگوئیوں پر مکمل مضامین جس سے آپ کی صداقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے میں نے لکھوانے کا اہتمام کیا ہے ۔ اور اس خدمت کو میں نے اپنے تجربہ کی بنا ء پر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے سپرد کیا ہے ۔ جس کی پہلی قسط میر صاحب نے امسال کے جلسہ سالانہ پر مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق پیشگوئی کی ۲۶ دسمبر کو ہزارہا کے مجمع میں سنائی تھی ۔ جو بوجہ کمی وقت مکمل نہ سنا سکے ۔ لیکن میری تحریک پر میر صاحب نے اس زبردست پیشگوئی کو مکمل طور پر رسالہ کی صورت میں طبع کرا دیا ہے جس کا نام "بٹالوی کا انجام" ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ غیر احمدیوں میں بکثرت تقسیم کیا جائے ۔ اور ہمارے احمدی احباب بھی اس کو ملاحظہ فرما کر اپنے ایمان کو تازہ کریں ۔ اس کے متعلق میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ جملہ سکرٹری صاحبان تبلیغ اپنی اپنی جماعت کی طرف سے حسب توفیق اس کو خرید کر غیروں میں تقسیم کریں میں نے ایڈیٹر صاحب فاروق مؤلف رسالہ سے کہا ہے کہ وہ اس کی قیمت واجبی رعایتی ایسی کر دیں کہ یہ زیادہ تعداد میں تقسیم کیا جا سکے ۔ میر صاحب نے اس کو منظور کر لیا ہے ۔ اور بجائے ۴/ فی نسخہ کے ایک روپیہ کے پانچ نسخے تقسیم کرنے والوں کو دیں گے لیکن محصول ڈاک ۵ نسخوں پر ۱۰/ صرف ہوگا ۔ اس لئے اگر تمام انجمن ہائے بیرونی کے احباب باہمی مل کر زیادہ تعداد میں اس کی کاپیاں خرید کریں تو اکٹھی تعداد میں بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دی جائیں گی ۔ اور ان کی قیمت بحساب ایک روپیہ پانچ نسخوں کی سب جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں ۔ ورنہ جو اور طریق محصول ڈاک کی کمی کا آپ مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں ۔ اور براہ راست میر صاحب سے یہ کتابیں منگائیں ۔ اور مجھے بذریعہ کارڈ اطلاع دیں کہ کتنی تعداد میں ہر انجمن نے خرید کی ہیں ۔ :

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مبلغین سلسلہ کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہدایات اور تبلیغ کرنے کے ڈھنگ متواتر دو یوم تک مدرسہ احمدیہ میں تشریف لا کر قادیان شریف کے جملہ پیڈ و آنریری مبلغین کو جمع کر کے فرمائے تھے جن کو لفظ بلفظ قلمبند کر لیا گیا تھا ۔ اس ہدایت نامہ کو حضور کے منشاء کے ماتحت ایڈیٹر صاحب فاروق نے حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نہایت موزون جیبی تقطیع پر چھپوا کر پیش کیا ۔ اور حضور نے پسند فرمایا ۔ اس کا نام "ہدایات زریں" ہے ۔ چونکہ سلسلہ احمدیہ کا ہر فرد مبلغ ہے اس لئے ہر ایک تعلیم یافتہ کو اس کا مطالعہ کرنا اور ہر وقت پاس رکھنا اور ان ہدایات پر عمل کرنا از بس ضروری ہے ۔ لہذا میری خواہش ہے کہ جملہ سکرٹری صاحبان تبلیغ عموماً اور دیگر خواندہ احمدی خصوصاً اور مبلغین سلسلہ بالخصوص اس کو اپنا حرز جان بنا کر مستفید ہو کر اس پر کاربند ہوں ۔ ایڈیٹر صاحب فاروق نے اس کی قیمت ۱۰/ رکھی تھی جو میری رائے میں زیادہ ہے ۔ میں نے اس کی قیمت کم کرنے کو کہا ہے ۔ جس کو مان کر ایڈیٹر صاحب فاروق نے ایک سو جلد کے واسطے نصف قیمت یعنی ۵/ فی نسخہ کر دی ہے ۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ ایسی مفید اور ضروری کتاب کی وہ اور بھی کم قیمت کر کے ثواب حاصل کریں گے ۔ یعنی ۴/ فی نسخہ پر مبلغین کو دیں گے ۔ پس دوست مل کر اس کی یہ سو کاپیاں بحساب ۴/ فی کاپی خرید کر اس زرین ہدایت نامہ سے سبق حاصل کریں ۔ مل کر منگانے میں محصولڈاک کا فائدہ رہے گا ۔ یہ کتاب بھی ایڈیٹر صاحب فاروق سے طلب کریں اور رعایتی قیمت کے لئے میرے اس اعلان کا حوالہ دیدیں ۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ایک عام تحریک خصوصیت سے امسال جلسہ سالانہ پر مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر یہ فرمائی تھی ۔ کہ مسلمان تجارت کریں اور اپنی ہر قسم کی دوکانیں کھولیں اور خورد و نوش کی اشیاء پختہ وغیرہ تو ہر حالت میں اپنے بھائیوں سے خریدیں ۔ اس تحریک کو بار آور کرنے کے لئے ایڈیٹر صاحب فاروق نے ایک لاجواب مگر نہایت مدلل اور مفید رسالہ "چھوت کا بھوت" نام سے شائع کیا ہے ۔ جو چار دفعہ طبع ہو کر لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوا ہے ۔ میں اس کے لئے بھی پر زور سفارش کرتا ہوں کہ عام مسلمانوں میں اس کو پہونچایا جائے ۔ اس کی نہایت معمولی قیمت رکھی گئی ہے تاکہ کثرت سے شائع ہو ۔ یعنی ایک روپیہ کے آٹھ نسخے ۔ اس لئے ہمارے مبلغین اور سکرٹریان تبلیغ یہ کتاب بھی منگا کر مسلمانوں کو قیمتاً دیں ۔ ۲/ کچھ بڑی بات نہیں جس کے لئے کوئی مسلمان ایسی مفید تحریک سے انکار کرے ۔ اس کی اشاعت کم از کم ایک ہزار ہمارے دوست کریں ۔ پھر دیکھیں ۔ کس قدر مسلمان آپ سے ہمدردی کرتے اور آپ کی رہنمائی کی قدر کرتے ہیں ۔ یہ کتاب بھی دفتر فاروق سے کافی تعداد میں منگا کر غیروں میں فروخت کریں ۔

(۴) مستریان مباہلہ کا فتنہ آپ نے سنا ہوگا ۔ اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے خدا تعالٰے نے خود اٹھا اور اس نے اس کا نام و نشان مٹا دیا ۔ لیکن دلائل اور واقعات سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایڈیٹر صاحب فاروق نے "تحفہ مستریان" نام سے ایک لاجواب مکمل اور مدلل رسالہ لکھا ۔ جس میں مستریوں کے تمام واقعات صحیحہ اور اعتراضات لغویہ کا اس عمدگی سے جواب دیا کہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے ۔ جہاں کہیں اس فتنہ کا ذکر ہو وہاں کے احباب یہ تحفہ منگا کر دکھلائیں ۔ اور ہمارے مبلغین آنریری یا پیڈ و جو بھی ہوں وہ سب اس کی ایک ایک کاپی اپنے پاس رکھیں ۔ فی نسخہ قیمت ۳/ ہے ۔ مگر ایک روپیہ کے ۵ نسخے علاوہ محصولڈاک دینے پر میں نے مصنف کو رضامند کر لیا ہے ۔ دفتر فاروق سے دوست مل کر منگالیں تاکہ محصولڈاک کا فائدہ ہو ۔

(۵) پانچویں سفارش میں اخبار فاروق کی خریداری کے لئے کرتا ہوں ۔ یہ پرچہ سلسلہ کے لئے خالص تبلیغی پرچہ ہے ۔ جس میں اندرونی اور بیرونی دشمنان سلسلہ کا منہ توڑ مگر مدلل اور لاجواب مقابلہ ہوتا ہے ۔ یہ پرچہ سلسلہ کے لئے کار آمد ہے ۔ اس کی اشاعت بہت کم ہے جس سے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں بند نہ ہو جائے ۔ اس لئے میں جملہ سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کی ایک ایک کاپی اپنی اپنی انجمن کی طرف سے ضرور خریدیں ۔ اس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ ہے ۔ اور ہر انگریزی مہینے میں چار بار نکلتا ہے سالانہ چندہ دو قسطوں میں ششماہی کا دو ۔ دو روپیہ کر کے بھی ادا کیا جا سکتا ہے ۔ اس پرچہ میں تبلیغی رپورٹیں بھی نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مبلغین کی مفصل شائع ہوتی ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ پانچوں تحریکیں انشاء اللہ بااثر ہونگی اور آپ پوری توجہ ان پر دینگے ۔ والسلام (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ایک ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہسپتال قادیان میں ایک لائق سب اسسٹنٹ سرجن ۔ یا اسسٹنٹ سرجن کی آنریری طور پر خدمات کی فروری ۔ مارچ ۔ اپریل ۱۹۳۳ء میں اشد ضرورت ہے ۔ اگر کوئی دوست اس خدمت کیلئے طیار ہوں ۔ تو دفتر امور عامہ میں اطلاع بھیج کر ممنون فرمائیں ۔

(ناظر امور عامہ)

حج بدل

اگر کوئی دوست حج بدل کرانا چاہیں تو میرے پاس ایک مخلص عرب صاحب موجود ہیں وہ اس کو بڑی خوبی سے سرانجام دے سکتے ہیں ۔ ضرورتمند مجھ سے خط و کتابت کریں ۔ نیز جو احباب اس سال حج کے لئے جانا چاہیں وہ مجھے اطلاع دیں ۔ میں نے ان کے ساتھ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے ۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جلسہ سالانہ پر شریک ہونیوالوں کی تعداد

کے متعلق

”پیغام صلح“ کے نامعقول اعتراضات

غیر مبائعین بارہا یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ جماعت قادیان کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ مشن کی ترقی کے راستہ میں سد سکندری کی طرح حائل ہیں۔ اور لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور سلسلہ احمدیہ سے متنفر کرنے والے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ خلق خدا کا رجوع مرکز سلسلہ کی طرف روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور خاص کر جلسہ سالانہ پر سرزمین قادیان ہجوم خلق سے ارض حرم کی مصداق بن جاتی ہے۔ تو ان کے غم و غصہ کی کوئی حد نہیں رہتی۔ وہ ایک طرف اپنے جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کو دیکھتے ہیں اور دوسری طرف مرکز احمدیت کے جلسہ کی شان و شوکت سنتے ہیں۔ تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اور اپنی ناکامی و نامرادی کو چھپانے کے لئے اوٹ پٹانگ اور بیہودہ اعتراضات شروع کر دیتے ہیں

خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے جلسے

اس بات پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ چند ہی سال ہوئے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں اور پھر جب اہل پیغام جماعت سے علیحدہ ہوئے۔ تو اس سے چند سال بعد تک جلسہ سالانہ مسجد نور میں جو مختصر سی تھی۔ منعقد ہوا کرتا تھا۔ جو اب نماز جمعہ کے لئے بھی کفایت نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ اس کا صحن پہلے کی نسبت بہت بڑھا دیا گیا ہے۔ آخر جب وہ صحن بڑھا دینے اور اردگرد گیلریاں بنا کر جلسہ گاہ تیار کرنے کے باوجود ناکافی ثابت ہوئی تو کھلے میدان میں ایک وسیع اور شاندار جلسہ گاہ تعمیر کی جانے لگی۔ جس کی وسعت میں ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور جس میں سامعین سکڑ سکڑ کر بیٹھتے ہیں۔ مگر پھر بھی جگہ کی تنگی اور عدم گنجائش کا سوال حل نہیں ہوتا۔

اہل پیغام کا جلسہ

اس کے مقابلہ میں غیر مبائعین کا یہ حال ہے۔ کہ ان کا جلسہ سالانہ قادیان سے علیحدگی اختیار کرنے کے وقت سے جس مسجد میں منعقد ہونا شروع ہوا تھا۔ اب کامل اٹھارہ سال کے بعد بھی پیغام صلح بتاتا ہے۔ کہ جلسہ حسب دستور سابق مسجد ہی میں منعقد ہوا۔ صحن میں ایک بڑا شامیانہ نصب کیا گیا۔ مسجد کے شمالی حصہ میں قناتیں وغیرہ لگا کر خواتین کے لئے پردہ دار نشست کا انتظام کیا گیا۔“

غور فرمایئے جماعت احمدیہ کے عقائد کو احمدیت کے لئے روک بتانے والے اٹھارہ سال کی بلاہٹ اور انتہائی تنزل اختیار کر کے غیر احمدیوں میں شامل ہونے کی ہزار کوششوں کے باوجود لاہور جیسے شہر کے اندر جہاں ایک معمولی سے تماشہ پر ہزاروں کا اجتماع ہو سکتا ہے اور جہاں ہزاروں ایسے بے کار اور بے فکر پائے جاتے ہیں۔ جو صرف وقت گزارنے کے لئے جلسوں اور جلوسوں کی تاک میں رہتے ہیں اور پھر کرسمس کے ایام تعطیلات ہیں جہاں کی دنیوی دلچسپیاں بھی بیرونی لوگوں کو تعداد کثیر وہاں کھینچ لاتی ہیں۔ اپنے سالانہ جلسہ پر ایک چھوٹی سی مسجد کی گنجائش کے مطابق بھی حاضرین کو جمع نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہر سال ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی عجوبہ پیش کر کے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بنیں۔ چنانچہ اس دفعہ ایک نومسلم جرمن بیرن کی شمولیت کا خاص اہتمام کیا گیا۔ اس کے استقبال اور جلوس کی ہنگامہ خیزی کا اہتمام خود امیر قوم فرماتے رہے۔ اس کی اہمیت کی وضاحت کے لئے کئی ماہ قبل سے پیغام صلح کے کالم وقف رہے۔ پھر پروگرام میں حفیظ جالندھری نواب صاحب ممدوٹ سید عبدالقادر سیٹھ قاسم علی جیراز بھائی بمبئی وغیرہ کو گھڑی دو گھڑی اپنے جلسہ میں لانے کے لئے خدا جانے ان کو کیا کیا منتیں جھیلنی پڑی ہوں گی۔ مگر وائے ناکامی کہ پھر بھی اس چھوٹی سی مسجد کے لئے کافی لوگ جمع نہ کر سکے۔ اور اس کے ”شمالی حصہ“ کو قناتیں لگا کر عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔

مدیر پیغام کی حساب دانی

جن لوگوں کے جلسہ سالانہ کی ساری کائنات یہ ہو۔ جو ایک چھوٹی سی مسجد کے لئے بھی کافی نہ ہو۔ اور جو صرف ایک شامیانہ کے نیچے سما سکتی ہو۔ ان کے لئے یہ اطلاع کہ قادیان کے جلسہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے جس قدر روح فرسا ہو سکتی ہے ظاہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغام صلح نے جلسہ کے بعد پہلا کام جو کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اپنی بغض و حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک ایسا فارمولا تجویز کیا جس کی بناء پر وہ یہ کہہ سکے۔ ”ملکی حاجیوں کی تعداد سات ہزار سے زائد نہیں ہو سکتی۔“ کیونکہ اس لئے کہ ۱۳۰ × ۱۲۰ فٹ کے رقبہ میں اس سے زیادہ آدمی سما ہی نہیں سکتے۔ مدیر پیغام کی ریاضی دانی میں تو کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ خاص کر اس وجہ سے کہ وہ نہ صرف ایک عرصہ حساب دان ہندوؤں کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔ بلکہ اسلام کو خیرباد کہہ کر خود بھی مہاشہ بن چکے ہیں۔ مگر افسوس صرف اس بات کا ہے کہ مربعہ لگاتے وقت ان کی تعصب زدہ آنکھ چوطرفہ گیلریوں کو نہ دیکھ سکی۔ جو پندرہ پندرہ سیڑھیوں پر مشتمل تھیں۔ اور صحن پر فرش پر بیٹھنے والوں کی نسبت زیادہ لوگ بیٹھے۔

آریوں اور غیر مبائعین کی ہم آہنگی

یہ عجیب بات ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے آریہ اخبارات اور ”پیغام صلح“ نے جماعت احمدیہ پر اعتراضات کرنے میں نہایت ہم آہنگی اختیار کر رکھی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ باہم صلاح و مشورہ کے بعد ہم پر متحدہ یورش کرنے کے لئے ان دونوں میں کوئی خاص سمجھوتہ قرار پا چکا ہے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ جو اعتراضات آریہ اخبارات کریں۔ پیغام صلح بھی ان کا ہمنوا ہوتا ہے۔ ممکن ہے مدیر پیغام کے سابقہ تعلقات آریوں سے اب بھی استوار ہوں۔ اور یہ ہم آہنگی اسی کا نتیجہ ہو۔ پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعض مقامی نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں جو خطبات ارشاد فرمائے۔ ان پر اعتراض کرنے میں بھی آریہ اخبارات اور پیغام صلح ہم آواز بن گئے۔ اور اب جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد کے متعلق پیغام نے جو اعتراض کیا۔ اس میں بھی پرکاش کی ہمنوائی اختیار کی۔

پیغام کی ہمدردی کی حقیقت

اپنی بے نظیر ریاضی دانی کے صدقے میں مدیر پیغام کو جب یہ یقین ہو گیا۔ کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد سات ہزار سے نہیں بڑھ سکتی۔ ادھر الفضل میں یہ بھی دیکھا۔ کہ کھانا کھانے والوں کی تعداد بیس ہزار سے زائد تھی۔ تو اس نے جماعت احمدیہ سے خاص طور پر ہمدردی کا اظہار ضروری سمجھا۔ چنانچہ لکھا۔

”یہ خیال درست معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرب و جوار کے دیہاتی صرف کھانا کھانے کے لئے قادیان آ جاتے ہیں۔ مہمانوں کی اصلی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ جو بیان کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس طرح رقم کا کثیر حصہ جو مہمانوں کے خورد و نوش پر صرف ہوتی ہے رائیگاں جاتا ہے۔ جماعت قادیان کا یہ ایسا قومی نقصان ہے۔ جس پر جناب میاں صاحب اور منتظمین جلسہ کو بہت جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ مذکورہ رقم کا بہت بڑا حصہ جناب میاں صاحب کے غریب مریدوں کی جیب سے آتا ہے۔ اس کو صحیح طریق پر خرچ کرنا چاہیئے۔ امید ہے اس مخلصانہ مشورہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے گا۔“

پیغام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ جن ”واقف کاروں“ نے اسے یہ بتلایا ہے۔ کہ ”قرب و جوار کے دیہاتی کھانا کھانے کے لئے آ جاتے ہیں“ وہ حقیقت میں جلسہ سالانہ کے انتظامات سے قطعاً ناواقف ہیں۔ ہر شخص جو جلسہ پر آتا ہے۔ خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ اس قسم کی بے احتیاطی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ہر ضلع بلکہ ہر بڑے شہر کی جماعت کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مقرر ہوتا ہے۔ اور اس کے ذمہ دار عہدیدار والنٹیئر اور معاونین کے ساتھ جا کر حسب ضرورت کھانا لاتے ہیں۔ اور خود اپنے سامنے بٹھا کر کھلاتے ہیں۔ اسی طرح مختلف مقامی احباب کے ہاں جو لوگ ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی کھانا صاحب خانہ کی تصدیق کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ پیغام صلح نے اپنے ہاں کے انتظام کے مطابق قیاس کیا ہے کہ جس شخص کا جی چاہا کھانے کے وقت آ گیا۔ پرچی حاصل کی۔ اور مقررہ جگہ پر پہنچ کر کھانا کھا لیا پس پیغام نے جن لوگوں کو مخاطب کیا ہے وہ … کی بنا پر انتظام جلسہ کے متعلق بہتر واقفیت رکھتے ہیں۔ اور خوب سمجھتے ہیں۔ کہ پیغام کی غرض بیہودہ گوئی ہے۔ جو قطعاً قابل التفات نہیں۔

وصیتیں

نمبر ۳۷۵۸:- میں مسمی محمد حسین شیخ ولد شیخ کریم بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۹ سال ساکن گوجرانوالہ حال شہر ملتان آج مورخہ ۹/۳۲ بہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک حصہ مکان واقعہ گوجرانوالہ گلی مسجد ماچی والی قیمتی قریباً پانصد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ -/۷۰ (ستر) روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء

العبد:- محمد حسین بقلم خود

گواہ شد:- محمد ابراہیم۔ وی۔سی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر

گواہ شد:- عبد الواحد مہتمم تبلیغ مولوی فاضل علاقہ ملتان

نمبر ۳۷۶۴:- میں مسمی خواص خان ولد بلند خان قوم آوان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال ساکن غلہ ڈھیر ڈاکخانہ مردان ضلع پشاور کا رہنے والا ہوں اور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے اراضی مملوکہ ۸۰ کنال۔ اراضی مرہونہ ۴۴ کنال۔ اراضی مرہونہ ۱/۲ کنال۔ کل مالیت قریباً چار ہزار ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار ملازمت پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ -/۹۰ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط

العبد:- خواص خان کلرک

گواہ شد:- محمد یوسف اپیل نویس امیر جماعت احمدیہ مردان

نمبر ۳۷۶۹:- میں مسمی چوہدری عبد الغنی ولد مولوی الہ دین قوم ارائیں عمر تخمیناً ۵۵ سال سکنہ اوجلہ ضلع گورداسپور کا ہوں اور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین جدی نہری و بارانی صرف ایک گھماؤں جس کی قیمت -/۱۵۰ ایک مکان خام سکونتی واقع موضع اوجلہ جس کی قیمت تخمیناً -/۱۵۰ زمین رہن باقبضہ کھاتہ مشترکہ واقعہ موضع اوجلہ میں ہے۔ رجسٹری شدہ -/۱۹۵ زمین رہن باقبضہ تقریباً ۵۱/۲ نہری و بارانی واقعہ موضع اوجلہ ساون سنگھ راہن کی کی۔ -/۱۲۲۵ میں رجسٹری شدہ اور زمین رہن باقبضہ واقعہ موضع ننگل باغباناں متصل قادیان تخمیناً ۵ گھماؤں۔ -/۹۹۱ روپیہ میں رجسٹری شدہ۔ کل قیمت جائداد موجودا لوصیت ۳/۳۲ ۳۰۔ -/۲۷۱۱ قرضہ لیا موجودہ -/۱۴۵ بعد تہائی قرضہ جس پر وصیت عاید ہوگی۔ دو ہزار پانچ سو چھیاسٹھ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر ہی نہیں۔ بلکہ ماہوار آمدنی بذریعہ نقل نویسان اردو پر ہے۔ جس کی آمد -/۱۵ روپیہ ماہوار سے -/۲۵ روپیہ ماہوار تک ہے۔ جس کا باقاعدہ ماہوار چندہ مبلغ دو روپیہ ہوا وصیت کا ادا کرتا رہونگا۔ باقی مندرجہ بالا جائداد -/۲۵۶۶ روپیہ ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد سے جس قدر زیادہ ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ وصول کریگی۔ نیز جو رقم وصیت کی میں اپنی زندگی میں ادا کردوں اس کو میرے مرنے کے بعد حصہ وصیت کردہ سے منہا کرکے باقی رقم وصیت کردہ انجمن متذکرہ بالا وصول کرسکتی ہے۔ (نوٹ) اول تو خاکسار خود اپنی زندگی میں رقم وصیت کو پورا کرکے داخل خزانہ کرنے کی کوشش کریگا۔ دوئم۔ اگر زندگی نے مہلت نہ دی تو جو زمین بذریعہ رجسٹری -/۹۹۱ روپیہ کی ننگل باغباناں متصل قادیان رہن باقبضہ ہوئی ہے اس کے فلاص ہونے پر کل وصیت کردہ رقم جو میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ وصول کرکے باقی روپیہ میرے ورثاء کو دیدیں۔ لہذا یہ چند حروف بطور وصیت کے تحریر کردیتا ہوں تاکہ سند ہو۔ مورخہ ۳/۳۲ ۳۱

العبد:- المرقوم عبد الغنی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ بقلم خود

گواہ شد:- محمد حسن ولد کرم الدین از قادیان

گواہ شد:- عبد الرحیم ولد میاں عبد الغنی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ ضلع گورداسپور۔

نمبر ۳۷۶۸:- میں مسمی اللہ رکھی بنت گلاب خاں قوم راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن خان فتح نواں ڈاکخانہ دہرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مزروعہ موازی ساٹھ کنال واقعہ موضع خان فتح مذکورہ بالا میں ہے۔ جس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ یعنی ۶ کنال کرتی ہوں۔ جس کی قیمت تقریباً مبلغ ؎ روپیہ ہوگی۔ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کردوں گی۔

العبد:- اللہ رکھی بنت چوہدری گلاب خاں ساکن خان فتح ڈاکخانہ دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:- محمد یعقوب احمدی موضع خان فتح ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:- چوہدری شیر دخاں ساکن خان فتح ضلع گورداسپور۔

نمبر ۳۷۷۳:- میں مسمی محمد یامین ولد محمد یوسف قوم ارائیں پیشہ بوٹ ساز عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مالیر کوٹلہ حال اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی ؎ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد بھی میری جائداد جو بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد:- بقلم خود۔ محمد یامین۔ گواہ شد:- احمد الدین کراگر سکسٹر صاحب۔ گواہ شد:- محمد یوسف سراج الدین قوم ارائیں بوٹ ساز ساکن مالیر کوٹلہ حال وارد اوکاڑہ۔

نمبر ۳۷۶۸:- میں سماۃ راعیاں زوجہ نظام الدین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن منگیری ڈاکخانہ خاص تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی قیمتی تخمیناً ؎ روپے اور مہر مبلغ ۳۲ روپے۔ کل مبلغ -/۱۲۱ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- راعیاں گواہ شد:- عبد الغنی محاسب انجمن احمدیہ منگیری کاتب الحروف احقر فضل الدین احمدی عفی عنہ

گواہ شد:- نظام الدین خاوند موصیہ سکرٹری انجمن احمدیہ منگیری دستخط بحروف اردو۔

نمبر ۳۷۶۷:- میں مسمی نظام الدین ولد بالا قوم ارائیں پیشہ زراعت تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن منگیری ڈاکخانہ خاص نواں شہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۳/۳۲ وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زمین دو گھماؤں چار کنال جس کی قیمت تقریباً -/۱۵۰۰ روپے ہے۔ ایک حویلی...

رجسٹرڈ عرق نور رجسٹرڈ

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب۔ تلی ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کرکے بچہ دانی کو قابل تولید بناکر صاحب اولاد کرتا ہے وزن میں زیادتی۔ جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کرکے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ قیمت پوری خوراک معہ شافہ ۵ روپیہ۔ عرق نور۔ صرف بیماروں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان دعویٰ ہے۔ قیمت فی پیکٹ بوتل عہ سہ پیکٹ للعہ۔ بچہ گھر کا بادشاہ ہے۔ اس کی صحت آپ کیلئے باعث فخر ہے۔ اس لئے آج سے ہی نور بال سرپ پلائیے جو کہ بخار۔ کھانسی۔ قے۔ دست۔ بدہضمی۔ ہیضہ سے محفوظ رکھنے کے علاوہ ان کو موٹا تازہ۔ رنگ سرخ۔ وجیہہ اور خوبصورت بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی

امرت نور۔ ہزار دکھ کا واحد درمان۔ فوری ضرورت کے لئے قیمتاً فی شیشی

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان۔ پہاڑ گنج دہلی

ایلس عالم

عبد الغنی صاحب محاسب جماعت احمدیہ تنگیری ضلع جالندھر اپنے مورخہ ۱۲/۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوائی کے استعمال سے بھوک بھی زیادہ ہو گئی۔ طاقت بھی زیادہ ہو گئی۔ کمر سے درد بھی جاتی رہی جسم کے درد کو بھی بہت آرام ہے۔ میرے جسم میں خون بھی زیادہ ہو گیا۔

ایلس عالم یہ دوا عجیب ٹانک ہے۔ خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت۔ دماغ کی تھکن۔ کمی بھوک۔ ضعف جگر۔ ضعف دماغ۔ دق بے خوابی۔ بدخوابی درد کمر کو دور کرکے انشاء اللہ اعضاء میں نئی زندگی اور نیا خون پیدا کر دیگی دانستہ و نادانستہ بے اعتدالیوں کا مجرب علاج ہے۔ جریان کے لئے مفید ہے۔ مستورات کے امراض میں بے حد زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۱۵ یومی عہ۔ اپنی تکالیف کے لئے بذریعہ خط دکتا بت ہومیوپیتھک علاج کے لئے ذیل کے پتے پر لکھیں۔ دوائیں ہر مرض کی مجرب اور زود اثر ہیں پورا حال لکھیے

پتہ:۔ ایم ایچ احمدی۔ بیری اکبرپور۔ کانپور

نیا تبلیغی تحفہ یعنی گراموفون ریکارڈ خود سنو دنیا کو سناؤ!

ہم نے ایسے ریکارڈ تیار کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام نظم یا نثر بھرا جائیگا۔ جن احمدی احباب کے پاس اپنی گراموفون مشین ہو۔ وہ اس نایاب تحفہ کو خود سنیں۔ اور دوسروں کو سنائیں۔ جن کے پاس اپنی مشین نہ ہو وہ مشین رکھنے والے اپنے دوست و احباب کو بطور تبلیغی تحفہ کے پیش کر سکتے ہیں۔ یہ ریکارڈ ہر مشین پر چل سکتے ہیں۔ پچاس درخواستیں آنے پر سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی کلام کشتی نوح میں سے یا کوئی اور نیز کوئی اردو نظم بھر دی جائیگی۔ ڈبل ریکارڈ یعنی دونوں طرف چلنے والے کی قیمت ۷ روپیہ معہ محصولڈاک اور یکطرفہ کی تین روپیہ بذریعہ وی پی بھیجی جائیگی۔ اگر کوئی صاحب خود انتخاب کرکے کوئی نثر یا نظم ریکارڈ میں بھروانا چاہیں تو ڈبل ریکارڈ کی قیمت چھ روپیہ سنگل کی چار روپیہ پیشگی ارسال کریں۔ احباب جلد مطلع کریں۔ ورنہ ممکن ہے۔ موقع ہاتھ سے نکل جائے۔

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

دنیا بھر میں بیتل کی بہترین

مشین سیو یاں لکل پلیٹڈ (نو ایجاد) (پاٹڈ)

(ملکہ) مشینوں کی بادشاہ ملکی صنعت کا بے نظیر نمونہ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا خوبصورتی اور پائداری میں یکتا چینی سے مزین بناوٹ نہایت سادہ چلنے میں بیحد ہلکی میدہ وھکیلنے کا کارآمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے سوراخ چھلنی دو سو پچاس قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ

(شیردل) کاریگری کا بہترین نمونہ۔ بڑا اسائز پیچ آہنی نہایت مضبوط کثرت سے مال نکالنے والی سوراخ چار سو پچاس قیمت چھ روپے (ستے) قیمت معہ چھلنی آہنی سوراخ دو سو پچاس پانچ روپیہ (صہ) ہر مشین کے ہمراہ موٹی باریک دو چھلنی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ منٹوں میں سیروں تازہ بتازہ سیویاں تیار کرکے تناول فرمائیے۔

(دیگر) سائگٹ ہینڈل چینی بیتل کے بیرل۔ اندرونی رنگین چلنے میں ہلکی۔ قیمت معہ چھلنی بیتل

خلاف تحریر ہو۔ تو قیمت واپس

علاوہ ازیں۔ آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (دبل چکی) فلور ملز۔ نیشکر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے قیمہ بنانے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

مینیجر ۔ علی مال منگانیکا قدیمی پتہ:۔ **ایم اے رشید۔ اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)**

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این ڈی ڈھلن صاحب ے۔ آر نیٹین آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورتمند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بجائے نام صر۔ احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر

ایم نواب الدین مینیجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

رشتہ مطلوب ہے

لڑکا نیک احمدی نوجوان میرے رشتہ داروں میں سے ہے۔ وطن چنیوٹ ملازمت لائل پور میں کرتا ہے۔ اس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی باعصمت نیک شیخ قوم امور خانہ داری سے واقف ہو۔ تمام خط و کتابت

شیخ محمد یوسف احمدی سوداگر چرم مسجد احمدیہ لائل پور کے نام ہو۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مقدمہ سازش میرٹھ کے سزا یافتہ ۲۷ قیدیوں کو سشن جج کی ہدایت کے ماتحت سی کلاس میں رکھا گیا ہے کھانے اور کپڑے کے معاملہ میں انہیں عارضی طور پر بی کلاس عطا کی گئی ہے۔

ہندوستان میں گورہ فوج کے مصارف کی تحقیقات کیلئے حکومت کی طرف سے جو ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ پر دستخط ثبت ہو چکے ہیں اور رپورٹ وزیر اعظم کے پاس بھیج دی گئی ہے۔

گورنر بنگال نے ۱۷ جنوری مدناپور میں مسلمانوں کے ایک ڈیپوٹیشن کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں زیادہ حصہ دیا جائے اور یہ کہ اس سلسلہ میں مختلف محکموں کے تمام احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔

تحصیل ترنتارن کے موضع جوہلا میں ۱۹ جنوری کو ایک سرکردہ زمیندار کے گھر اتفاقیہ آگ لگ گئی۔ زمیندار اس کی بیوی اس کا لڑکا اور اس کی لڑکی چاروں مکان کے اندر تھے جو مکان کے ساتھ جل کر خاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں دو گھوڑے ایک بھینس اور دو بکریاں بھی جل گئیں۔

ترنا ڈبی (مدراس) سے ۲۰ جنوری کی اطلاع ہے کہ سنکرن کائل تعلقہ کا ایک دیہاتی مجسٹریٹ بندوق کی گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ چند آدمی اسے اس دھوکہ سے باہر لے گئے کہ آپ کو تھانہ میں بلایا جا رہا ہے ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے گولی مار دی گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑہ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک حکم جاری کیا ہے جس کے رو سے پبلک مقامات میں پانچ سے زیادہ اشخاص کے مجمع کی ممانعت کر دی گئی ہے یہ نوٹس تحریک سول نافرمانی کو فروغ دینے کے لئے بعض انجمنوں کی سرگرمیوں کے باعث جاری کیا گیا ہے۔

اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے بل کے متعلق نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر رنگا ائر کے بل کی منظوری کے متعلق سب سے پہلی مشکل یہ معلوم ہوتی ہے کہ گورنمنٹ ہند کو اس کے خلاف بہت سی عرضداشتیں موصول ہوئی ہیں جو ایک ایسے بل کی منظوری دئے جانے کے قطعی خلاف ہیں جس سے کسی فرقہ کے مذہبی اعتقادات میں مداخلت کا امکان ہو اسے خدشہ ہے کہ اگر اس بل کو پیش کرنے کی منظوری دی گئی۔ تو شاید ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہو جائے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ خود اچھوتوں کی طرف سے یہ مطالبہ نہیں کیا گیا کہ قانون کے ذریعہ ان سے وہ مجلسی پابندیاں دور کی جائیں جو ایک مدت سے ان پر عائد کی گئی ہیں۔ بہر حال اس اہم معاملہ کے متعلق گورنمنٹ کے اعلان کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

سی پی لیجسلیٹو کونسل نے ۲۰ جنوری سیکنڈ چیمبر کے متعلق پیش کردہ ریزولیوشن ۳۲/۹ ووٹوں کے تناسب سے نامنظور کر دیا

سر میلکم ہیلی گورنر یو پی کے متعلق افواہ ہے کہ انہیں عنقریب انگلستان بھیجا جائیگا تاکہ ریفارمز بل کی ترتیب میں مدد دے سکیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی کے پروفیسروں اور طلباء کی ایک بھاری تعداد کی موجودگی میں ۱۸ جنوری ڈاکٹر سید راس مسعود وائس چانسلر نے یونیورسٹی یونین ہال میں مولانا محمد علی کی تصویر کی نقاب کشائی کی۔ یونیورسٹی اور یونین کی یہ بھی تجویز ہے کہ یونین کے لئے ایک نیا ہال تعمیر کیا جائے۔ جس کا نام مولانا محمد علی ہال رکھا جائے۔

شنگھائی سے ۱۹ جنوری کی اطلاع ہے کہ چینی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ جاپان نے لیگ کی تجاویز کو ٹھکرا کر جس ذہنیت کا اظہار کیا ہے اس نے حکومت چین کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ بھی اعلان جنگ کر دے۔ چنانچہ اب چین کی افواج جاپان کے خلاف جنگ کرینگی۔

مقدمہ سازش لاہور کا مفرور ملزم سکھدیو راج سٹوڈنٹ ایم اے جس کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ نے تین ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا اور جسے پولیس نے شالامار باغ میں اپنے ساتھی جگدیش چندر کے ہمراہ ایک ریوالور اور ۳۳ کارتوسوں کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ اس پر ایکٹ اسلحہ کی خلاف ورزی کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا۔ ۲۰ جنوری مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اسے تین سال قید بامشقت کی سزا دی

کلکتہ کارپوریشن نے وبائی امراض کے دفعیہ کے لئے شہر کے مختلف محلوں اور انجمنوں کو تیرہ ہزار روپیہ دئے جانے کی منظوری دی ہے۔

کوریا کی سرحد پر کوہ تادرشان سے ۲۸۰ چینی والنٹیروں کی منجمد لاشیں ملی ہیں۔ یہ والنٹیر لڑائی کی وجہ سے اس علاقہ میں بھیجے گئے تھے۔ لیکن برف باری کی وجہ سے سارے کے سارے مر گئے۔ نعشوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ موت کے وقت بھی اپنے ہاتھوں میں رائفلیں تھامے رہے۔

الور میں بعض عاقبت نااندیش مسلمانوں نے جتھے بندی کی تجویز پر عمل شروع کر دیا ہے۔ ایک جتھہ راستہ میں ہی روک لیا گیا۔

گوردوارہ مینیجنگ کمیٹی ننکانہ صاحب کے مینیجر سردار نارائن سنگھ کو ایک قتل کے سلسلہ میں گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا گیا ہے۔

دہلی کے پنڈتوں اور سناتنی سبھاؤں نے وائسرائے کو ایک میموریل ارسال کیا ہے جس میں استدعا کی ہے کہ داخلہ مندر کے مسودہ قانون کی وہ منظوری نہ دیں۔ میموریل میں لکھا گیا ہے کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت دینا بدترین گناہ ہے۔

مسٹر ڈی ولیرا نے ۱۰ جنوری ڈبلن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم آئرلینڈ کی طرف سے آزادی کامل کا مطالبہ کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ اور اس وقت تک ہم ترقی کے راستہ پر گامزن نہیں ہو سکتے جب تک حلف وفاداری کو ہمیشہ کے لئے منسوخ قرار نہیں دیا جاتا۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ جب آئرلینڈ کے انتخابات عمومی عمل میں آجائیں گے تو حلف وفاداری ہمیشہ کے لئے منسوخ ہو جائیگا۔

ٹوکیو میں اشتراکی سازش کے انکشاف کے بعد جس کا مقصد موجودہ نظام کا تختہ الٹنا بیان کیا جاتا ہے۔ سات ہزار انتہا پسند گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں اکثر تعلیم یافتہ نوجوان لڑکے لڑکیاں ہیں اور کئی ایک متمول خاندان کے افراد ہیں۔

رباعیات عمر خیام کا فرانسیسی ترجمہ پیرس میں شائع ہوا ہے۔ کتاب میں دس رنگدار تصاویر بھی ہیں۔

مسلمانان بڈھلاڈا کا جلسہ

بڈھلاڈا۔ ۱۲ جنوری حفیظ اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ مسلمانان بڈھلاڈا کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر قرار پایا۔ کہ بڈھلاڈا کیس میں پٹیالہ کی پولیس مقامی پولیس کو گمراہ کرنے کی جو کوششیں کر رہی ہے۔ مسلمان اسے نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ بڈھلاڈا پولیس کو پٹیالہ پولیس کی چالوں سے خبردار کر دے۔ نیز یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ شخصیوں کو نظر انداز کر کے آئینی کارروائی کرے۔ کارروائی کی نقول گورنر پنجاب انسپکٹر جنرل پولیس لاہور۔ ڈی۔ آئی۔ جی۔ پولیس لاہور۔ کمشنر انبالہ۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس حصار کو بھیجی گئیں۔

وائٹ پیپر جس میں ہندوستان کی آئینی اصلاحات کا ذکر ہوگا۔ سرکاری پروگرام کے مطابق مارچ کے آخری دنوں میں شائع ہو جائیگا۔

غلام احمد قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی